ALLAMA IQBAL OPEN UNIVERSITY



AIOU LIBRARY
aioulibrary.com

Name:

Registration No.:

Course Code: 1976

Program: BS Islamic Studies (Spec. Qur'an & Tafsir)

Semester: Autumn 2026

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد

کلیہ عربی وعلوم اسلامیہ — شعبہ قرآن و تفسیر

کورس: ترجمۂ قرآن-1 (1976)

سطح: بی ایس علوم اسلامیہ (تخصص قرآن و تفسیر)

سمسٹر: خزاں 2026ء

امتحانی مشق نمبر 2 (یونٹ نمبر: 6تا9)

کل نمبر: 100 — کامیابی کے نمبر: 50

Reference &For Study — SOLVED ASSIGNMENT GUIDE

نوٹ: یہ حل شدہ گائیڈ صرف مطالعہ اور رہنمائی کے لیے تیار کی گئی ہے۔ طلبہ سے گزارش ہے کہ وہ نصابی کتاب کے متعلقہ یونٹس اور مصحف سے آیات کا عربی متن پڑھیں، مفاہیم کو اچھی طرح سمجھیں اور امتحانی مشق اپنے الفاظ اور اپنے اندازِ تحریر میں لکھیں، کیونکہ ہو بہو نقل کی گئی مشق یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

طریقۂ کار کی وضاحت (شفافیت کے لیے): ہر سوال میں آیات کے ایک طویل سلسلے کا لفظی و بامحاورہ ترجمہ مطلوب ہے۔ اس گائیڈ میں عربی متنِ آیات نقل نہیں کیا گیا؛ وہ طالب علم مصحف یا نصابی کتاب سے اصل میں پڑھے۔ اس کے بدلے ہر جواب میں (1) متعلقہ سورت کا تعارف و سیاق، (2) اس حصے کے اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ جدول کی صورت میں، اور (3) پوری آیات کا مکمل بامحاورہ اردو ترجمہ آیات کے گروہوں کی ترتیب سے اپنے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، جو ان آیات کے معروف و مستند مفاہیم کے مطابق ہے۔ کسی آیت کا عربی متن یا کوئی قول گھڑ کر پیش نہیں کیا گیا۔ جہاں مفسرین کی کسی رائے کا ذکر ہے وہاں اسے رائے کہہ کر ذکر کیا گیا ہے۔ دینی احکام کے کسی فرد یا واقعے پر اطلاق کا فیصلہ اہلِ علم و باقاعدہ دائرہ اختیار کا کام ہے؛ یہ گائیڈ صرف تعلیمی رہنمائی ہے۔

کورس کا تعارف اور اس مشق کا جائزہ

امتحانی مشق نمبر 2 میں یونٹ 6 تا 9 شامل ہیں اور پانچ سوالات میں سورۃ الاعراف کے باقی حصوں، سورۃ الانفال کے آخری حصے اور سورۃ التوبہ کے آخری حصے کی کل 180 آیات کے ترجمے مطلوب ہیں۔ نشانی رہے کہ سورۃ الاعراف کی آیت 135 کتابچے کی چھپائی کے مطابق سوال نمبر 1 کی حد کے اختتام اور سوال نمبر 2 کی حد کے آغاز دونوں میں آتی ہے، اس لیے اس گائیڈ میں اسے دونوں جگہ تسلسل کے لیے شامل رکھا گیا ہے۔ ہر جواب کا انداز مشق نمبر 1 جیسا ہی ہے: تعارف و سیاق، لفظی ترجمے کا جدول، گروہ وار بامحاورہ ترجمہ، اہم نکات اور خاتمہ۔ درج ذیل خاکے میں ہر سوال کی آیات کی تعداد دکھائی گئی ہے۔ خاکے میں نام انگریزی رسم الخط میں صرف تکنیکی ضرورت کے تحت لکھے گئے ہیں۔

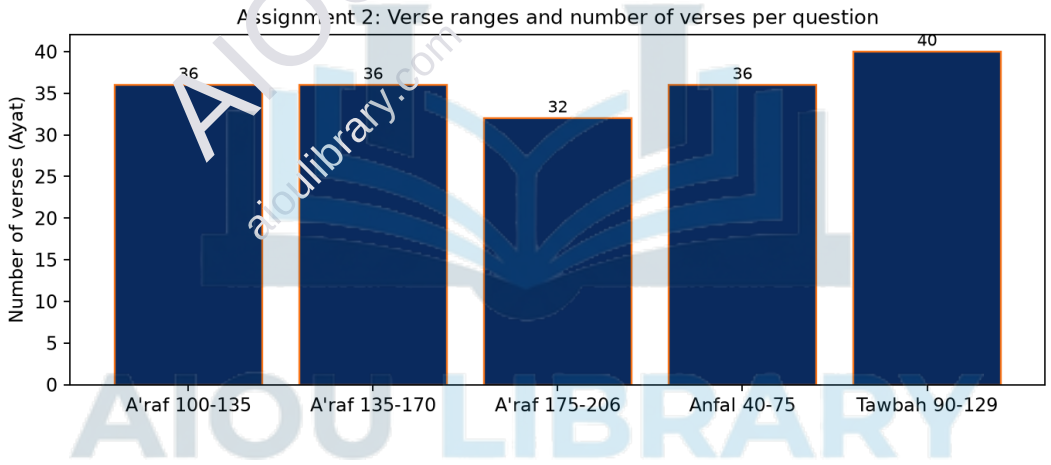

خاکہ 1: امتحانی مشق نمبر 2 کے ہر سوال میں شامل آیات کی تعداد

سوال نمبر 1: سورۃ الاعراف، آیات 100 تا 135 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 100 تا 135 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

یہ سوال سورۃ الاعراف کے اس عظیم الشان حصے کے ترجمے پر مشتمل ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا تاریخی مقابلہ بیان ہوا ہے: آیات 100 تا 135، یعنی کل 36 آیات۔ اس حصے سے پہلے سورت میں نوح، ہود، صالح، لوط اور شعیب علیہم السلام کے قصے آ چکے ہیں، اور اب سب سے طویل قصہ شروع ہوتا ہے۔ ابتدائی آیات (100 تا 102) میں پچھلی قوموں کے وارث بننے والوں کے لیے عمومی عبرت کا اصول بیان ہوتا ہے، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے دربار میں عصا اور یدِ بیضاء کے معجزات پیش کرتے ہیں، جادوگروں کا مقابلہ ہوتا ہے اور وہ حق کو پہچان کر ایمان لے آتے، اور صلیب کی دھمکی کے سامنے ثابت قدم رہتے ہیں، قومِ فرعون پر سال ہا سال کی آزمائشیں آتی ہیں — قحط، پھلوں کی کمی اور پھر طوفان، ٹڈی دل، جوئیں، مینڈک اور خون کی نشانیاں — اور ہر بار وہ وعدہ کر کے مکر جاتے ہیں۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ گروہ وار پیش کیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

سورۃ الاعراف کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ ہدایت کی تاریخ دراصل حق و باطل کی کشمکش کی تاریخ ہے۔ مشق نمبر 1 کے آخری سوال میں جن قوموں کا ذکر ہوا وہ اپنے نبیوں کو جھٹلا کر ہلاک ہوئیں؛ اب یہ قصہ اسی اصول کی سب سے بڑی مثال ہے، مگر اس میں ایک نیا پہلو بھی ہے: بنی اسرائیل ایک مظلوم قوم ہے جس کی نجات کی کہانی ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ اس حصے کا ایک نمایاں سبق جادوگروں کا کردار ہے: وہ معاوضے اور دربار کی قربت کے لالچ میں آئے تھے، مگر دلیل واضح ہوتے ہی انہوں نے دنیوی نقصان قبول کر کے ایمان کو ترجیح دی — یہ سچائی کی پہچان اور اس پر قائم رہنے کی بہترین مثال ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 100 تا 135)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
يَرِثُونَ الْأَرْضَ	زمین کے وارث بنتے ہیں	نَطْبَعُ	ہم مہر لگا دیتے ہیں

اس کا ہاتھ سفید (چمکتا ہوا)	یَدَہٗ بَیۡضَآءُ	بڑا اژدہا/ سانپ	ثُعۡبَان
انہوں نے جادو کیا	سَحَرُوۡا	سردار، دربار کے بڑے لوگ	الۡمَلَاُ
تم اس پر ایمان لے آئے	اٰمَنۡتُمۡ لَہٗ	وہ نگل جاتی ہے	تَلۡقَفُ
میں تمہیں ضرور سولی دوں گا	لَاُصَلِّبَنَّکُمۡ	میں ضرور کاٹوں گا	لَاُقَطِّعَنَّ
طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون	الطُّوۡفَانَ وَالۡجَرَادَ وَالۡقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ	سال، قحط کے سال	السِّنِیۡنَ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 100 تا 108

کیا ان لوگوں کے لیے جو زمین کے وارث بنتے ہیں اس کے (پہلے) باشندوں کے بعد، یہ بات واضح نہیں ہوئی کہ اگر ہم چاہیں، تو ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں مصیبت میں پکڑ لیں، اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں، پھر وہ سنتے نہیں ہیں۔(100) یہ بستیاں ہیں جن کی کچھ خبریں ہم آپ کو سناتے ہیں؛ اور بے شک ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لے کر آئے، مگر وہ اس پر ایمان لانے والے نہیں تھے جسے وہ پہلے جھٹلا چکے تھے؛ اسی طرح اللہ کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے۔(101) اور ہم نے ان میں سے اکثر میں عہد کی وفاداری نہیں پائی، اور بے شک ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق ہی پایا۔(102) پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا، تو انہوں نے ان نشانیوں کے ساتھ ظلم کیا؛ تو دیکھو فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔(103) اور موسیٰ نے کہا: اے فرعون! بے شک میں جہانوں کے رب کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں۔(104) میرے لیے یہی زیبا ہے کہ اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہوں؛ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل لے کر آیا ہوں، تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے۔(105) اس نے کہا: اگر تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو، اگر تم سچے ہو۔(106) تو موسیٰ نے اپنا عصا پھینکا تو اچانک وہ ایک واضح اژدہا بن گیا۔ (107) اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کے لیے سفید (چمک رہا) تھا۔(108)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 109 تا 126

فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا: بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے۔(109) یہ چاہتا ہے کہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے؛ تو تم کیا مشورہ دیتے ہو؟(110) انہوں نے کہا: اسے اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے (سپاہی) بھیج دو۔(111) کہ وہ ہر ماہر جادوگر کو تمہارے پاس لے آئیں۔(112) اور جادوگر فرعون کے پاس آئے؛ انہوں نے کہا: بے شک ہمارے لیے کوئی انعام ہونا چاہیے اگر ہم غالب آ جائیں۔(113) اس نے کہا: ہاں، اور تم مقرب لوگوں میں سے ہو جاؤ گے۔ (114) انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تو تم پھینکو یا ہم پھینکنے والے ہوں گے۔(115) اس نے کہا: تم پھینکو؛ پھر جب انہوں نے پھینکا تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں خوفزدہ کر دیا اور بڑا جادو لے کر آئے۔(116) اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اپنا عصا پھینک دو؛ تو اچانک وہ اسے نگلنے لگا جو وہ گھڑ رہے تھے۔(117) تو حق ثابت ہو گیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے باطل ہو گیا۔(118) پس وہ وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر پلٹے۔(119) اور جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے۔(120) انہوں نے کہا: ہم جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔(121) موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔(122) فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں؟ بے شک یہ ایک چال ہے جو تم نے شہر میں چلی ہے تاکہ اس کے باشندوں کو اس سے نکال دو؛ تو عنقریب تم جان لو گے۔(123) میں ضرور تمہارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹوں گا، پھر تم سب کو ضرور سولی دوں گا۔(124) انہوں نے کہا: بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔(125) اور تم ہم سے صرف اس بات کا بدلہ لے رہے ہو کہ ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں؛ اے ہمارے رب! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں مسلمان (فرماں بردار) ہونے کی حالت میں وفات دے۔(126)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 127 تا 135

اور فرعون کی قوم کے سرداروں نے کہا: کیا تم موسیٰ اور اس کی قوم کو چھوڑ دو گے کہ وہ زمین میں فساد کریں اور وہ تمہیں اور تمہارے معبودوں کو چھوڑ دے؟ اس نے کہا: ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھیں گے، اور بے شک ہم ان پر پوری طرح غالب ہیں۔(127) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد مانگو اور صبر

کرو؛ بے شک زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بناتا ہے؛ اور اچھا انجام پرہیز گاروں کے لیے ہے۔(128) انہوں نے کہا: ہم تمہارے آنے سے پہلے بھی تکلیف دیے گئے اور تمہارے آنے کے بعد بھی؛ اس نے کہا: امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر دے اور تمہیں زمین میں جانشین بنائے، پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔(129) اور بے شک ہم نے آلِ فرعون کو قحط کے سالوں اور پھلوں کی کمی میں پکڑا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔(130) پھر جب ان پر بھلائی آتی تو کہتے: یہ ہمارے لیے ہے، اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دیتے؛ خبردار! ان کی نحوست اللہ کے پاس ہے، لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔(131) اور انہوں نے کہا: تم ہمارے پاس جو بھی نشانی لے آؤ کہ اس سے ہم پر جادو کرو، ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔(132) تو ہم نے ان پر طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈک اور خون کھلی کھلی نشانیوں کے طور پر بھیجے، مگر انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھے۔(133) اور جب ان پر عذاب پڑتا تو کہتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے اس عہد کے ذریعے دعا کرو جو اس نے تم سے کر رکھا ہے؛ اگر تم ہم سے عذاب دور کر دو تو ہم ضرور تم پر ایمان لائیں گے اور ضرور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔(134) پھر جب ہم نے ایک مقررہ مدت تک کے لیے ان سے عذاب دور کر دیا جس تک انہیں پہنچنا تھا، تو وہ اچانک اپنا عہد توڑ دیتے۔(135)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے اسباق تاریخ اور کردار دونوں سے متعلق ہیں۔ پہلا سبق یہ ہے کہ طاقت اور دربار کی شان حق کی پہچان میں رکاوٹ بن سکتی ہے: فرعون اور اس کے سردار دلیل دیکھ کر بھی اسے سیاسی خطرہ سمجھتے رہے، جبکہ جادوگر، جو اسی فن کے ماہر تھے، فوراً سمجھ گئے کہ یہ انسانی کرتب نہیں ہے۔ دوسرا سبق جادوگروں کے ایمان کی استقامت ہے: انہوں نے قتل و صلیب کی دھمکی کے جواب میں صبر کی دعا مانگی—ایمان کی سچائی کی یہ مثال قرآن نے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دی۔ تیسرا سبق حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اندازِ قیادت ہے: مایوسی کے لمحوں میں قوم کو اللہ سے مدد مانگنے اور صبر کی تلقین کرنا، اور آخری انجام کی بشارت دینا۔ چوتھا سبق آزمائشوں کی حکمت ہے: قحط اور نشانیاں سزا سے پہلے تنبیہ تھیں، مگر وعدہ خلافی کی عادت نے فرعونیوں کو ہر موقع ضائع کرنے پر مائل رکھا۔ پانچواں سبق یہ ہے کہ نحوست یا خوش قسمتی کو کسی انسان سے جوڑنا توہم ہے؛ اصل اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 100 تا 135 عبرت کے عمومی اصول سے شروع ہو کر دربارِ فرعون کے معجزات، جادوگروں کے ایمان اور مسلسل نشانیوں و وعدہ خلافیوں کا تسلسل بیان کرتی ہیں۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے مکمل 36 آیات کا مفہوم گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم اس قصے کو تین مراحل میں یاد رکھے — دلیل کی پیشکش، مقابلہ و جادوگروں کا ایمان، آزمائشیں و وعدہ خلافی — تاکہ ہر جز کی ترتیب بھی ذہن نشین ہو اور اس کا عبرتی مقصد بھی حاصل ہو۔ اس قصے کی تکمیل، یعنی فرعون کے غرق اور بنی اسرائیل کی نجات، اگلے سوال کی آیات میں آتی ہے۔

سوال نمبر 2: سورۃ الاعراف، آیات 135 تا 170 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 135 تا 170 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

یہ سوال پچھلے سوال کے قصے ہی کا تسلسل ہے: سورۃ الاعراف آیات 135 تا 170، یعنی کل 36 آیات۔ نشانی رہے کہ آیت 135 پچھلے سوال کی حد میں بھی شامل تھی، کیونکہ مشق کتابچے میں دونوں سوالات کی آیت حدیں اسی طرح چھپی ہیں؛ یہاں اسے تسلسل کی خاطر آغاز میں شامل رکھا گیا ہے۔ اس حصے میں فرعون اور اس کی فوج کا غرق، بنی اسرائیل کا مقدس سرزمین کے مشرق و مغرب کا وارث بننا، ان کا بت کی فرمائش کرنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور پر چالیس راتوں کا قیام اور اللہ کے دیدار کی درخواست، الواح (تختیوں) کا عطا ہونا، قوم کا بچھڑے کی پرستش میں مبتلا ہونا، ستر آدمیوں کا انتخاب اور زلزلہ، اللہ کی رحمت کی وسعت اور نبیِ امی ﷺ کی پیروی کرنے والوں کے لیے اس رحمت کی تخصیص، بنی اسرائیل کی بارہ شاخوں اور چشموں کا واقعہ، بادل کا سایہ اور من و سلویٰ، اور سمندر کے کنارے والی بستی (اصحابِ سبت) کا مشہور واقعہ شامل ہے۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ دیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق وربط

نجات کے بعد کا مرحلہ نجات سے پہلے کے مرحلے سے کم آزمائشی نہیں ہوتا؛ یہی اس حصے کی روح ہے۔ بنی اسرائیل غلامی سے نکل کر آزاد تو ہو گئی مگر غلامانہ ذہنیت، بت پرستی کی خواہش، بچھڑے کی پوجا اور حیلہ سازی جیسی کمزوریاں ان کے اندر موجود رہیں۔ قرآن یہ واقعات اس لیے سناتا ہے کہ بعد کی امتیں — بشمول امتِ مسلمہ — نعمت کے بعد کی سرکشی سے بچیں۔ ساتھ ہی آیت 157 میں نبی کریم ﷺ کی صفت — امر بالمعروف، نہی عن المنکر، پاکیزہ چیزوں کا حلال اور ناپاک چیزوں کا حرام کرنا، اور لوگوں کے بوجھ اور طوق اتارنا — بیان ہوئی ہیں، جو اس قصے کو حال سے جوڑ دیتی ہیں۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 135 تا 170)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
النَّكْث	عہد توڑ دینا	اِنْتَقَمْنَا	ہم نے انتقام لیا / سزا دی
يَعْكُفُوْنَ	وہ جم کر بیٹھے عبادت کرتے ہیں	مُتَبَّر	برباد، تباہ کیا ہوا
وَاعَدْنَا	ہم نے وعدہ / وقت مقرر کیا	تَجَلّٰى	تجلی فرمائی، ظاہر ہوا
دَكًّا	ریزہ ریزہ، چورا چورا	صَعِقًا	بے ہوش
الْاَلْوَاح	تختیاں، الواح	عِجْلًا جَسَدًا	بچھڑا، ایک جسم (ڈھانچہ)
الْغَمَام وَالْمَنّ وَالسَّلْوٰى	بادل، من (میٹھی غذا) اور سلویٰ (بٹیریں)	حِطَّة	معافی / بخشش کا کلمہ
خَاسِئِيْن	ذلیل، راندے ہوئے	اَسْبَاطًا	شاخیں، قبیلے (بنی اسرائیل کے)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 135 تا 147

پھر جب ہم نے ایک مقررہ مدت تک کے لیے ان سے عذاب دور کر دیا جس تک انہیں پہنچنا تھا تو اچانک وہ عہد توڑ دیتے۔(135) تو ہم نے ان سے انتقام لیا، پس انہیں سمندر میں غرق کر دیا، اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ ان سے غافل تھے۔(136) اور ہم نے اس قوم کو جو کمزور بنا کر رکھی گئی تھی اس سرزمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی ہے؛ اور بنی اسرائیل کے بارے میں آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا اس صبر کے بدلے جو انہوں نے کیا؛ اور ہم نے برباد کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم بناتے تھے اور جو عمارتیں وہ بلند کرتے تھے۔(137) اور ہم بنی اسرائیل کو سمندر کے پار لے گئے تو وہ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو اپنے بتوں کی عبادت میں جم کر بیٹھے تھے؛ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! ہمارے لیے بھی ایسا ہی معبود بنا دو جیسے ان کے معبود ہیں؛ اس نے کہا: بے شک تم جاہل لوگ ہو۔(138) بے شک یہ لوگ جس (دین) میں ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو یہ کرتے ہیں باطل ہے۔(139) اس نے کہا: کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لیے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں جہان والوں پر فضیلت دی ہے؟(140) اور جب ہم نے تمہیں آلِ فرعون سے نجات دی جو تمہیں برا عذاب چکھاتے تھے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے؛ اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔(141) اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور اسے دس (راتوں) سے پورا کیا تو اس کے رب کی مقررہ مدت چالیس راتیں پوری ہو گئی؛ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: میری قوم میں میرے جانشین رہنا، اصلاح کرنا اور فساد کرنے والوں کی راہ کی پیروی نہ کرنا۔(142) اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وقت پر آیا اور اس کے رب نے اس سے کلام کیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں؛ فرمایا: تم مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکو گے، لیکن پہاڑ کی طرف دیکھو، اگر وہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ لو گے؛ پھر جب اس کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسے ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑا؛ پھر جب اسے ہوش آیا تو کہا: تو پاک ہے، میں تیری طرف توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلا ایمان لانے والا ہوں۔(143) فرمایا: اے موسیٰ! بے شک میں نے تمہیں لوگوں پر اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے ساتھ چن لیا ہے؛ تو جو میں نے تمہیں دیا ہے اسے لے لو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔(144) اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی؛ تو انہیں مضبوطی سے پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ ان کی بہتر باتوں کو اختیار کریں؛ عنقریب میں تمہیں فاسقوں کا گھر دکھاؤں گا۔(145) میں اپنی آیات سے ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق تکبر کرتے ہیں؛ اور اگر وہ ہر نشانی دیکھ لیں

تو بھی اس پر ایمان نہیں لائیں گے، اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں تو اسے راہ نہیں بنائیں گے، اور اگر گمراہی کی راہ دیکھ لیں تو اسے راہ بنالیں گے؛ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل تھے۔(146) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا، ان کے اعمال برباد ہو گئے؛ انہیں اسی کا بدلہ ملے گا جو وہ کرتے تھے۔(147)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 148 تا 159

اور موسیٰ کی قوم نے اس کے (جانے کے) بعد اپنے زیورات سے ایک بچھڑا — ایک جسم — بنایا جس کی آواز تھی؛ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ نہ ان سے بات کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی راہ دکھاتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے۔(148) اور جب وہ اپنے ہاتھوں میں نادم ہوئے (اپنے کیے پر پچھتائے) اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمیں نہ بخشے تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔(149) اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصے اور افسوس کی حالت میں واپس آیا تو کہا: تم نے میرے بعد کتنی بری جانشینی کی؛ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے جلدی کی؟ اور اس نے تختیاں ڈال دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگا؛ اس نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بے شک قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیں، تو دشمنوں کو مجھ پر ہنسنے کا موقع نہ دو اور مجھے ظالم قوم کے ساتھ نہ گنو۔(150) اس نے کہا: اے میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر، اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔(151) بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو (معبود) بنایا، عنقریب انہیں ان کے رب کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ذلت بھی؛ اور اسی طرح ہم بہتان گھڑنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔(152) اور جن لوگوں نے برائیاں کیں پھر اس کے بعد توبہ کر لی اور ایمان لے آئے تو بے شک آپ کا رب اس کے بعد بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(153) اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے تختیاں اٹھالیں، اور ان کے لکھے ہوئے میں ان لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت تھی جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔(154) اور موسیٰ نے اپنی قوم میں سے ستر آدمیوں کو ہمارے مقررہ وقت کے لیے چنا؛ پھر جب انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو اس نے کہا: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو انہیں پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی؛ کیا تو ہمیں اس کی وجہ سے ہلاک کرے گا جو ہمارے بیوقوفوں نے کیا؟ یہ تیری آزمائش ہی ہے، تو اس سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے؛ تو ہی ہمارا کارساز ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر، اور تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔(155) اور ہمارے لیے اس دنیا میں بھی

بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی؛ بے شک ہم تیری طرف رجوع کر چکے ہیں؛ فرمایا: میں اپنا عذاب جسے چاہتا ہوں پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے؛ تو میں اسے ان لوگوں کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز کرتے ہیں، زکاۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیات پر ایمان رکھتے ہیں۔(156) وہ لوگ جو اس رسول، نبی امی، کی پیروی کرتے ہیں جسے وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں؛ وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے، ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے، اور ان سے ان کا بوجھ اور وہ طوق اتارتا ہے جو ان پر تھے؛ تو جو لوگ اس پر ایمان لائے، اس کی تعظیم کی، اس کی مدد کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ اتارا گیا، وہی فلاح پانے والے ہیں۔(157) آپ کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ (اللہ) جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے؛ تو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول، نبی امی پر، جو اللہ اور اس کے کلمات پر ایمان رکھتا ہے، اور اس کی پیروی کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔(158) اور موسیٰ کی قوم میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے ساتھ رہنمائی کرتی ہے اور اسی کے ساتھ عدل کرتی ہے۔(159)

محاورہ ترجمہ: آیات 160 تا 170

اور ہم نے انہیں بارہ شاخوں — گروہوں — میں تقسیم کیا؛ اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو؛ تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے؛ ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ معلوم کر لی؛ اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من و سلویٰ اتارا؛ (کہا گیا:) جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ؛ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا بلکہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(160) اور جب ان سے کہا گیا: اس بستی میں رہو اور اس میں سے جہاں چاہو کھاؤ اور 'حطۃ' (بخشش کا کلمہ) کہو اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے؛ ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ دیں گے۔(161) تو ان میں سے ظالموں نے بات کو اس کے سوا کسی اور بات سے بدل دیا جو ان سے کہی گئی تھی؛ تو ہم نے ان پر آسمان سے عذاب بھیجا اس وجہ سے کہ وہ ظلم کرتے تھے۔(162) اور آپ ان سے اس بستی کے بارے میں پوچھیے جو سمندر کے کنارے تھی، جب وہ سبت (ہفتے کے دن) کے بارے میں حد سے بڑھتے تھے، جب ان کی مچھلیاں ان کے سبت کے دن ان کے پاس سر اٹھائے آتیں اور جس دن وہ سبت نہ مناتے ان کے پاس نہ آتیں؛ اسی طرح ہم انہیں آزماتے تھے اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔(163) اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا: تم ایسی قوم کو کیوں نصیحت کرتے ہو جسے اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے سامنے عذر پیش کرنے کے

لیے، اور شاید (اس سے) وہ پرہیز گار بن جائیں۔(164) پھر جب انہوں نے وہ بات بھلا دی جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ظالموں کو سخت عذاب میں پکڑ لیا اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔(165) پھر جب انہوں نے اس بات میں سرکشی کی جس سے انہیں روکا گیا تھا تو ہم نے ان سے کہا: ذلیل بندر ہو جاؤ۔(166) اور جب آپ کے رب نے اعلان کیا کہ وہ قیامت کے دن تک ان پر ایسے لوگ ضرور مسلط کرتا رہے گا جو انہیں برا عذاب چکھائیں گے؛ بے شک آپ کا رب سزا دینے میں جلد ہے اور بے شک وہ بخشنے والا، رحم کرنے والا بھی ہے۔(167) اور ہم نے انہیں زمین میں گروہوں میں بانٹ دیا؛ ان میں نیک بھی ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے بھی؛ اور ہم نے انہیں بھلائیوں اور برائیوں سے آزمایا کہ وہ رجوع کریں۔(168) پھر ان کے بعد ایسے جانشین آئے جو کتاب کے وارث بنے؛ وہ اس دنیوی زندگی کا سامان لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمیں بخش دیا جائے گا؛ اور اگر اس جیسا سامان پھر ان کے پاس آئے تو اسے بھی لے لیں گے؛ کیا ان سے کتاب کا یہ عہد نہیں لیا گیا تھا کہ وہ اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہیں، اور انہوں نے پڑھ بھی لیا تھا جو اس میں ہے؟ اور آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے؛ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟(169) اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں — بے شک ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔(170)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے اسباق بہت گہرے ہیں۔ پہلا: آزادی نعمت ہے مگر اس کے ساتھ ذمہ داری آتی ہے؛ غلامی سے نجات پانے والی قوم کی اصل آزمائش نعمت کے بعد شروع ہوتی ہے۔ دوسرا: اللہ کا دیدار دنیا میں ممکن نہیں — آیت 143 — مگر اس کی نفی اللہ کے کمال کی نفی نہیں، انسانی حواس کی محدودیت کا بیان ہے؛ آسمان و زمین میں اس کی نشانیاں ہر طرف موجود ہیں۔ تیسرا: نبی کی غیر موجودگی میں امت کی انحراف سے حفاظت کے لیے خلیفہ کی اصلاح پسندی اور کتاب کی مضبوط گرفت ضروری ہے (آیات 142، 170)۔ چوتھا: اللہ کی رحمت وسیع ہے مگر اس سوال میں اس کی تخصیص پرہیز گاری، زکاۃ اور نبیِ آخر الزماں ﷺ کی پیروی کے ساتھ کی گئی ہے (آیات 156 تا 157)۔ پانچواں: برائی سے روکنا اجتماعی فریضہ ہے — اصحابِ سبت کے واقعے میں نجات پانے والے وہی تھے جو برائی سے روکتے تھے (آیت 165)۔ چھٹا: حیلے بازی اور لفظ بدل دینا (آیات 161 تا 166) حرفی پابندی کے ساتھ روحِ شریعت سے فرار کی کوشش ہے، جو ہمیشہ ناکام ہوتی ہے۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 135 تا 170 غرقِ فرعون سے اصحابِ سبت تک بنی اسرائیل کی پوری آزمائشی تاریخ کا خلاصہ ہیں، جن میں نجات، انحراف، توبہ، رحمت اور گرفت کے مراحل باری باری آتے ہیں۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 36 آیات کا مفہوم ترتیب وار پیش کیا۔ طالب علم کے لیے مفید ہو گا کہ وہ اسے پچھلے سوال کے ساتھ ملا کر ایک ہی قصے کے طور پر پڑھے، اور آیات 156 تا 158 کو خاص طور پر یاد کرے کیونکہ ان میں نبی کریم ﷺ کی عالمگیر رسالت کا واضح اعلان موجود ہے۔

سوال نمبر 3: سورۃ الاعراف، آیات 175 تا 206 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 175 تا 206 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

یہ سوال سورۃ الاعراف کے اختتامی حصے، آیات 175 تا 206، یعنی کل 32 آیات کے ترجمے پر مشتمل ہے، اور اس کے ساتھ یہ عظیم سورت مکمل ہو جاتی ہے۔ اس حصے کے مضامین یہ ہیں: اس شخص کا عبرت ناک قصہ جسے اللہ نے اپنی آیات عطا کیں مگر وہ ان سے نکل بھاگا اور شیطان نے اسے گمراہ کر لیا (مفسرین کی ایک مشہور رائے اسے بلعام بن باعوراء سے جوڑتی ہے، مگر قرآن نے نام نہیں لیا—اس لیے یہاں نام کو قطعی حقیقت کے طور پر پیش نہیں کیا گیا)؛ اہلِ جہنم کی تخلیق کی حکمت اور غافل دلوں، آنکھوں اور کانوں کی حالت؛ اللہ کے اچھے ناموں سے دعا کی تلقین؛ بتدریج گرفت (استدراج) کا اصول؛ نبوت پر جنون کے الزام کی تردید؛ آسمان و زمین کی بادشاہی میں غور کی دعوت؛ قیامت کے علم کا اللہ کے ساتھ خاص ہونا؛ تخلیقِ انسانی کے مراحل اور شرک کی لغزش؛ بتوں کی بے بسی؛ اور آخر میں عفو و درگزر، معروف کا حکم، قرآن کو خاموشی سے سننے، ذکرِ الٰہی اور فرشتوں کی عاجزی کے ساتھ سورت کا اختتام—آخری آیت سجدۂ تلاوت ہے۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ دیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

سورت کا بڑا حصہ قصص اور اہلِ کتاب کے واقعات پر تھا۔ اختتام سے پہلے قرآن موضوع کو ہمہ گیر اصولوں کی طرف لے آتا ہے: علم ملنے کے بعد اس سے منہ موڑنے والے کا انجام، غفلت کی تعریف، دعا کا سلیقہ، اور پھر نبی کریم ﷺ کی ذات، قیامت اور روزمرہ اخلاق کے احکام۔ یوں یہ آخری حصہ پچھلی تمام تاریخ کا نتیجہ نکالتا ہے: جس کے پاس دلیل آیا اور اس نے جان بوجھ کر اسے چھوڑا، اس کی مثال کتے کی سی ہے — زبان نکالے ہوئے — کیونکہ خواہش کی پیروی میں اس کی حالت ہر حال میں ایک جیسی رہتی ہے۔

اس سیاق کو سمجھ کر آیات کا ترجمہ کرنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 175 تا 206)

لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ
زمین کی طرف جھک گیا / چمٹ گیا	اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ	وہ ان (آیات) سے نکل بھاگا	اِنْسَلَخَ مِنْهَا
ہم انہیں آہستہ آہستہ پکڑ کی طرف لائیں گے	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ	وہ زبان نکال کر ہانپے (کتا)	يَلْهَثْ
میری تدبیر مضبوط ہے	كَيْدِيْ مَتِيْنٌ	میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں	اِمْلَآء / اُمْلِيْ لَهُمْ
وہ کج روی کرتے ہیں، ٹیڑھ اختیار کرتے ہیں	يُلْحِدُوْنَ	سب سے اچھے نام	اَلْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى
درگزر، آسان و فاضل رویہ	الْعَفْوَ	وہ ڈھانپ لیتا ہے / چھا جاتا ہے	يَغْشٰى
عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے	تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً	پناہ مانگ	اسْتَعِذْ

صبح اور شام کے اوقات	اَلْغُدُوّ وَالْاٰصَال	بلند آواز کے بغیر، آہستہ	دُوْنَ الْجَهْرِ

بامحاورہ ترجمہ: آیات 175 تا 186

اور آپ انہیں اس شخص کی خبر سنایئے جسے ہم نے اپنی آیات دیں تو وہ ان سے نکل بھاگا، پھر شیطان نے اس کا پیچھا کیا تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔(175) اور اگر ہم چاہتے تو ان (آیات) کے ذریعے اسے بلند کر دیتے، لیکن وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کی پیروی کی؛ تو اس کی مثال کتے کی مثال جیسی ہے: اگر تم اس پر حملہ کرو تو بھی زبان نکالے اور اگر اسے چھوڑ دو تو بھی زبان نکالے؛ یہ اس قوم کی مثال ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا؛ تو آپ یہ قصے بیان کیجیے تاکہ وہ غور کریں۔(176) ان لوگوں کی مثال کتنی بری ہے جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔(177) جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے، اور جسے وہ گمراہ کرے تو وہی لوگ خسارے والے ہیں۔(178) اور بے شک ہم نے جن و انس میں سے بہت سے جہنم کے لیے پیدا کیے ہیں؛ ان کے دل ہیں جن سے وہ سمجھتے نہیں، ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے نہیں، اور ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے نہیں؛ یہ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ زیادہ گمراہ؛ یہی لوگ غافل ہیں۔(179) اور اللہ ہی کے لیے سب سے اچھے نام ہیں، تو اسے انہی (ناموں) سے پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں؛ عنقریب انہیں اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے تھے۔(180) اور جنہیں ہم نے پیدا کیا ان میں ایک جماعت ایسی ہے جو حق کے ساتھ رہنمائی کرتی ہے اور اسی کے ساتھ عدل کرتی ہے۔(181) اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا، ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے پکڑ کی طرف لائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں ہو گی۔(182) اور میں انہیں ڈھیل دیتا ہوں؛ بے شک میری تدبیر مضبوط ہے۔(183) کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی (نبی) کو کوئی جنون نہیں ہے؟ وہ تو صرف ایک واضح ڈرانے والا ہے۔(184) کیا انہوں نے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی میں اور جو چیز بھی اللہ نے پیدا کی ہے اس میں نظر نہیں ڈالی، اور اس میں کہ شاید ان کی مدت قریب آ چکی ہو؟ تو اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟(185) جسے اللہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہنما نہیں، اور وہ انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتا ہے۔(186)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 187 تا 198

یہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ وہ کب قائم ہو گی؟ آپ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے؛ اسے اس کے وقت پر اس کے سوا کوئی ظاہر نہیں کرے گا؛ وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری (واقعہ) ہو گی؛ وہ تم پر اچانک ہی آئے گی؛ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کیے ہوئے ہیں؛ آپ کہہ دیجیے: اس کا علم صرف اللہ کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (187) آپ کہہ دیجیے: میں اپنی جان کے لیے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے؛ اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی؛ میں تو صرف (ایمان) لانے والی قوم کے لیے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔ (188) وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ وہ اس سے سکون حاصل کرے۔ پھر جب اس نے اسے ڈھانپ لیا تو وہ ہلکا سا حمل اٹھائے پھرتی رہی؛ پھر جب وہ بھاری ہو گئی تو دونوں نے اللہ اپنے رب سے دعا کی: اگر تو نے ہمیں تندرست بچہ دیا تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے ہوں گے۔ (189) پھر جب اس نے انہیں تندرست بچہ دیا تو وہ اس میں جو اس نے انہیں دیا تھا اللہ کے شریک ٹھہرانے لگے؛ تو اللہ ان چیزوں سے بلند ہے جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ (190) کیا وہ ان کو شریک ٹھہراتے ہیں جو کوئی چیز پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں؟ (191) اور وہ نہ ان کی کسی مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ (192) اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ تمہاری پیروی نہیں کریں گے؛ تمہارے لیے برابر ہے چاہے تم انہیں بلاؤ یا خاموش رہو۔ (193) بے شک جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تم جیسے بندے ہیں؛ تو انہیں پکارو، پھر وہ تمہیں جواب دیں اگر تم سچے ہو۔ (194) کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں؟ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں؟ یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں؟ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ آپ کہہ دیجیے: اپنے شریکوں کو بلاؤ، پھر میرے خلاف تدبیر کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔ (195) بے شک میرا کارساز اللہ ہے جس نے کتاب اتاری ہے، اور وہ نیک لوگوں کا کارساز بنتا ہے۔ (196) اور جنہیں تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ نہ تمہاری مدد کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔ (197) اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ سنتے نہیں ہیں؛ اور آپ انہیں دیکھیں گے کہ وہ آپ کی طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ دیکھتے نہیں ہیں۔ (198)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 199 تا 206

درگزر کو اختیار کیجیے، نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔(199) اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آپ کو ابھارے تو اللہ کی پناہ مانگیے؛ بے شک وہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(200) بے شک جو لوگ پرہیزگار ہیں جب انہیں شیطان کی طرف سے کوئی خیال چھو جاتا ہے تو وہ چونک جاتے ہیں، پھر اچانک وہ دیکھنے لگتے ہیں (ان کی بصیرت کھل جاتی ہے)۔(201) اور ان کے بھائی (شیاطین) انہیں گمراہی میں کھینچتے رہتے ہیں، پھر وہ کوتاہی نہیں کرتے۔(202) اور جب آپ ان کے پاس کوئی نشانی نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں: تم نے اسے خود کیوں نہ چن لیا؟ آپ کہہ دیجیے: میں تو صرف اس کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے میری طرف وحی کیا جاتا ہے؛ یہ تمہارے رب کی طرف سے بصیرت کی باتیں ہیں اور ایمان لانے والی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔(203) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔(204) اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے، بلند آواز کے بغیر، صبح و شام یاد کیجیے اور غافلوں میں سے نہ ہو جائیے۔(205) بے شک جو (فرشتے) آپ کے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے، وہ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔(206 — یہ آیت سجدۂ تلاوت ہے)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے نمایاں اسباق یہ ہیں۔ پہلا: علم نعمت ہے مگر اس کی حفاظت عمل سے ہوتی ہے؛ آیات ملنے کے بعد خواہش کی پیروی انسان کو بلند مقام سے گرا کر غافلوں میں شامل کر دیتی ہے — قصے میں مذکور شخص کی شناخت کے بارے میں مفسرین کی آراء مختلف ہیں اور قرآن نے اصل زور قصے کے سبق پر دیا ہے، نام پر نہیں۔ دوسرا: غفلت کی تعریف آیت 179 میں مکمل ہے — دل، آنکھ اور کان کا ہونا کافی نہیں، ان سے حق سمجھنا، دیکھنا اور سننا اصل انسانیت ہے۔ تیسرا: دعا اللہ کے اچھے ناموں سے کرنی چاہیے اور اس کے ناموں میں کج روی — غلط مفاہیم گھڑنا یا مخلوق پر اس طرح اطلاق — سے بچنا چاہیے۔ چوتھا: استدراج کا اصول سمجھنا ضروری ہے کہ نافرمان کو ملنے والی ڈھیل اور دنیا کی چمک اس

کی قبولیت کی دلیل نہیں ہوتی۔ پانچواں: نبی کا علمِ غیب اللہ کے بتائے ہوئے تک محدود ہے اور قیامت کا وقت صرف اللہ جانتا ہے — یہ عقیدہ ہر قسم کے دعویداروں سے بچاتا ہے۔ چھٹا: سورت کا اختتام عملی اخلاقیات پر ہے — درگزر، معروف کا حکم، وسوسے کے وقت پناہ، قرآن کا ادب سے سننا اور صبح و شام کا ذکر۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 175 تا 206 غافل عالم کے عبرت ناک قصے سے شروع ہو کر دعا، استدراج، قیامت، توحید اور روزمرہ اخلاق کے جامع اصولوں پر سورۃ الاعراف کو مکمل کرتی ہیں۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 32 آیات کا مفہوم گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم کے لیے خاص طور پر آیات 199 تا 205 کا مطالعہ مفید ہے کیونکہ یہ روزمرہ زندگی کے لیے اس سورت کا عملی تحفہ ہیں، اور آخری آیت پر سجدۂ تلاوت کی ادائیگی کا اہتمام بھی اسی حصے سے جڑا ہوا ہے۔

سوال نمبر 4: سورہ الانفال، آیات 40 تا 75 (20 نمبر)

سوال: سورۃ الانفال کی آیت نمبر 40 تا 75 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

سورۃ الانفال قرآن مجید کی آٹھویں سورت ہے، مدنی ہے اور اس کی کل 75 آیات ہیں۔ اس کا نام پہلی آیت میں مذکور لفظ "انفال" (اموالِ غنیمت) سے لیا گیا ہے۔ یہ سورت زیادہ تر غزوۂ بدر کے پس منظر میں نازل ہوئی اور جہاد، غنیمت کی تقسیم، باہمی اصلاح، فرشتوں کی مدد اور مہاجرین و انصار کے تعلقات جیسے موضوعات پر مشتمل ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 40 تا 75، یعنی کل 36 آیات ہے اور اس کے ساتھ یہ سورت مکمل ہو جاتی ہے۔ اس میں بدر کے دن کی یاد، غنیمت کے خمس کا حکم، فرقان کے دن کی تفصیل، لڑائی میں ثابت قدمی اور اطاعت کی تلقین، منافقین کا انجام، اہلِ مکہ کے پرانے پیمان توڑنے کی تاریخ، جنگی تیاری اور صلح کی طرف مائل ہونے کا اصول، اللہ کی طرف سے دلوں

کو جوڑنے کی نعمت، اہلِ جنگ کی تعداد کے تناسب میں تخفیف، قیدیوں کے احکام، اور آخر میں مہاجرین، انصار اور بعد میں آنے والے مومنوں کے درمیان ولایت و میراث کے اصول شامل ہیں۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

سورت کے پہلے حصے میں بدر کی فتح، فرشتوں کی امداد اور اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر تھا۔ اس حصے میں اسی جنگ کی بعض تفصیلات کو سبق کے طور پر دہرایا گیا ہے: دونوں فوجوں کی پوزیشن، اللہ کا مسلمانوں کو خواب میں دشمن کم دکھانا، اور شیطان کا کفار کو اعمال خوش نما بنا کر دکھانا اور پھر میدان سے بھاگنا۔ اس کے بعد موضوع ماضی سے مستقبل کے اصولوں کی طرف بڑھتا ہے: دشمن سے نمٹنے کے اخلاقی ضوابط، صلح کا موقع ہو تو اسے قبول کرنا، جنگی تیاری کا مقصد خوف پیدا کر کے جنگ روکنا ہے، اور قیدیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور ان کی خیر خواہی۔ آخر میں نئی اسلامی ریاست کے داخلی رشتوں — مہاجر، انصار اور مابعد مومن — کی تنظیم بیان ہوتی ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 40 تا 75)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
نِعْمَ الْمَوْلٰى	بہترین کارساز	الْغَنِيْمَةَ / غَنِمْتُمْ	غنیمت، جو تم نے حاصل کی
الْخُمُس	پانچواں حصہ	يَوْمَ الْفُرْقَانِ	فیصلے کا دن (بدر)
الْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَالْقُصْوٰى	قریب کی وادی کا کنارہ اور دور کا کنارہ	الرَّكْب	قافلہ
يُثَبِّتْكُمْ	ثابت قدم رکھیں	فَشِلْتُمْ	تم بودے / کمزور پڑ جاؤ
يُخَادِعُوْنَ	وہ دھوکا دینا چاہتے ہیں	اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	اس نے ان کے دلوں کو جوڑ دیا
يُثْخِنَ	خوب قابو پائے / فیصلہ کن ضرب	اَوْلِيَآءُ بَعْضُهُمْ بَعْضٍ	ایک دوسرے کے کارساز / وارث

	لگائے		
وَلَایَۃ	دوستی، کارسازی، وراثت کا تعلق	اَلْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَار	مہاجرین اور انصار

بامحاورہ ترجمہ: آیات 40 تا 48

اور اگر وہ منہ موڑیں تو جان لو کہ اللہ تمہارا کارساز ہے؛ وہ بہترین کارساز اور بہترین مدد گار ہے۔(40) اور جان لو کہ جو کچھ تم غنیمت میں حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ اللہ کے لیے، رسول کے لیے، (رسول کے) قریبی رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلے کے دن اتارا — جس دن دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئی تھیں — اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔(41) جب تم وادی کے قریب والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا؛ اور اگر تم آپس میں وعدہ کرتے تو وقت کے بارے میں اختلاف کر بیٹھتے، لیکن (یہ اس لیے ہوا) تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جو ہونے والا تھا، تاکہ جو ہلاک ہو دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے دلیل کے ساتھ زندہ رہے؛ اور بے شک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(42) جب اللہ انہیں آپ کے خواب میں تھوڑے دکھاتا تھا؛ اور اگر وہ انہیں آپ کو بہت دکھاتا تو تم ہمت ہار جاتے اور معاملے میں جھگڑ پڑتے، لیکن اللہ نے بچا لیا؛ بے شک وہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔(43) اور جب تم آمنے سامنے ہوئے تو وہ انہیں تمہاری آنکھوں میں تھوڑے دکھاتا تھا اور تمہیں ان کی آنکھوں میں تھوڑا کر دیتا تھا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جو ہونے والا تھا؛ اور اللہ ہی کی طرف سب معاملات لوٹائے جاتے ہیں۔(44) اے ایمان والو! جب تم کسی جماعت سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔(45) اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم بودے پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی؛ اور صبر کرو؛ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(46) اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے اور اللہ کے راستے سے روکتے تھے؛ اور اللہ اس کو گھیرے ہوئے ہے جو وہ کرتے ہیں۔(47) اور جب شیطان نے ان کے اعمال ان کے لیے خوش نما بنا دیے اور کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور

میں تمہارا حمایتی ہوں؛ پھر جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور کہا: میں تم سے بری ہوں، میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں اللہ سے ڈرتا ہوں، اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔(48)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 49 تا 63

جب منافقین اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہتے تھے: ان لوگوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے؛ اور جو اللہ پر بھروسا کرے تو بے شک اللہ غالب، حکمت والا ہے۔(49) اور کاش تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی روح قبض کرتے ہیں، (ان کے) چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہیں، اور (کہتے ہیں:) جلنے کا عذاب چکھو۔ (50) یہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور یہ کہ اللہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔(51) (ان کا حال) آلِ فرعون اور ان سے پہلے والوں کے حال جیسا ہے: انہوں نے اللہ کی آیات سے کفر کیا تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑ لیا؛ بے شک اللہ طاقت والا، سخت سزا دینے والا ہے۔ (52) یہ اس وجہ سے ہوا کہ اللہ کسی نعمت کو جو اس نے کسی قوم پر کی ہو اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے نہ بدل دیں جو ان کے دلوں میں ہے؛ اور یہ کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔ (53) (ان کا حال) آلِ فرعون اور ان سے پہلے والوں کی عادت جیسا ہے: انہوں نے اپنے رب کی آیات کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور آلِ فرعون کو غرق کر دیا، اور سب ظالم تھے۔(54) بے شک اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ کافر ہیں جو ایمان نہیں لاتے۔(55) وہ لوگ جن سے تم نے عہد لیا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ ڈرتے نہیں ہیں۔(56) تو اگر تم انہیں جنگ میں پاؤ تو ان کے ذریعے ان کے پیچھے والوں کو بھگا دو (ایسی سزا دو کہ دوسرے عبرت پائیں) تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔(57) اور اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو (ان کا عہد) برابری کی بنیاد پر ان کی طرف پھینک دو؛ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔(58) اور کافر یہ نہ سمجھیں کہ وہ آگے نکل گئے ہیں؛ بے شک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔(59) اور ان کے مقابلے کے لیے طاقت سے جو کچھ تم کر سکو تیار رکھو اور بندھے ہوئے گھوڑوں (جنگی تیاری) سے بھی، اس سے تم اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ دوسروں کو بھی ڈراؤ گے جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے؛ اور جو کچھ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے وہ تمہیں پورا دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(60) اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسا کرو؛ بے شک وہی سننے والا، جاننے والا ہے۔(61) اور اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں تو بے شک اللہ تمہارے لیے کافی ہے؛ وہی ہے جس نے تمہاری اپنی مدد سے اور

مومنوں سے مدد کی۔(62) اور اس نے ان کے دلوں کو جوڑ دیا؛ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں کو نہ جوڑ سکتے، لیکن اللہ نے انہیں جوڑ دیا؛ بے شک وہ غالب، حکمت والا ہے۔(63)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 64 تا 75

اے نبی! آپ کے لیے اور آپ کے پیروکار مومنوں کے لیے اللہ کافی ہے۔(64) اے نبی! مومنوں کو لڑائی پر ابھاریے؛ اگر تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے، اور اگر تم میں سے سو ہوں تو وہ کافروں میں سے ہزار پر غالب آئیں گے؛ اس وجہ سے کہ وہ ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔(65) اب اللہ نے تم سے (بوجھ) ہلکا کر دیا ہے اور جان لیا ہے کہ تم میں کمزوری ہے؛ تو اگر تم میں سے سو صبر کرنے والے ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے، اور اگر تم میں سے ہزار ہوں تو وہ اللہ کے اذن سے دو ہزار پر غالب آئیں گے؛ اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(66) کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ وہ زمین میں خوب فیصلہ کن کارروائی کر لے؛ تم دنیا کا سامان چاہتے ہو اور اللہ آخرت چاہتا ہے؛ اور اللہ غالب، حکمت والا ہے۔(67) اگر اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک تحریر نہ ہو چکی ہوتی تو جو تم نے لیا ہے اس کی وجہ سے تمہیں بڑا عذاب پہنچتا۔(68) تو جو غنیمت تم نے حلال اور پاکیزہ طور پر حاصل کی ہے اس میں سے کھاؤ، اور اللہ سے ڈرتے رہو؛ بے شک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(69) اے نبی! جو قیدی آپ کے ہاتھوں میں ہیں ان سے کہہ دیجیے: اگر اللہ تمہارے دلوں میں کوئی بھلائی جانے گا تو تمہیں اس سے بہتر دے گا جو تم سے لیا گیا ہے اور تمہیں بخش دے گا؛ اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(70) اور اگر وہ آپ سے خیانت کا ارادہ کریں تو اس سے پہلے وہ اللہ سے خیانت کر چکے ہیں، تو اس نے (آپ کو) ان پر قابو دے دیا؛ اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔(71) بے شک جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جن لوگوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہی لوگ ایک دوسرے کے کارساز (دوست و وارث) ہیں؛ اور جو لوگ ایمان لائے مگر ہجرت نہیں کی، تمہارے لیے ان کی ولایت میں سے کچھ نہیں یہاں تک کہ وہ ہجرت کریں؛ اور اگر وہ دین کے معاملے میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا لازم ہے سوائے اس قوم کے خلاف کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو؛ اور اللہ دیکھ رہا ہے جو تم کرتے ہو۔(72) اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ ایک دوسرے کے کارساز ہیں؛ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد ہو گا۔(73) اور جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، وہی سچے مومن ہیں؛ ان کے لیے بخشش اور باعزت رزق ہے۔(74) اور جو لوگ اس

کے بعد ایمان لائے، ہجرت کی اور تمہارے ساتھ جہاد کیا تو وہ تم ہی میں سے ہیں؛ اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں؛ بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(75)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے اسباق اصولوں کی صورت میں ہیں۔ پہلا: غنیمت سمیت دیگر وسائل کی تقسیم کا ضابطہ وحی دیتی ہے، ذاتی خواہش نہیں — خمس کا نظام اجتماعی ضروریات (یتیم، مسکین، مسافر) کو اجتماعی مال سے جوڑتا ہے۔ دوسرا: میدان میں کامیابی کی تین شرائط یہاں صریح ہیں: ثابت قدمی، اللہ کا ذکر اور باہمی نزاع سے بچنا؛ اخلاقی و تنظیمی اسباب کو قرآن مادی اسباب کے ساتھ ساتھ رکھتا ہے۔ تیسرا: آیت 53 کا عالمگیر اصول ہے کہ قوموں کے زوال کی اصل وجہ اندرونی بگاڑ ہوتا ہے — اللہ نعمت اس وقت بدلتا ہے جب قوم خود اپنی حالت بدل لے۔ چوتھا: جنگی احکام میں بھی اخلاقی حدود ہیں: عہد توڑنا ہو تو اعلان کر کے برابری پر توڑ (58)، صلح کی پیشکش آئے تو قبول کرو (61)، قیدیوں کو خیر کی امید دلاؤ (70)۔ مخصوص تاریخی احکام کے آج کے اطلاق و تشریح کا فیصلہ اہلِ علم و باقاعدہ دائرہ اختیار کا کام ہے؛ یہاں صرف نصابی ترجمہ و مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ پانچواں: مہاجر و انصار کی ولایت اور دلوں کا جڑنا بتاتا ہے کہ اسلامی اخوت اللہ کی نعمت ہے، محض معاشی معاہدہ نہیں؛ اور آخری آیت میں رشتہ داری کو میراث میں اصل قرار دے کر اس تنظیم کو مکمل کیا گیا۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 40 تا 75 غنیمت کے خمس سے لے کر مہاجرین و انصار کی ولایت تک بدر کے بعد بننے والے مسلمان معاشرے کی مکمل تنظیمی تصویر پیش کرتی ہیں اور اس کے ساتھ سورۃ الانفال ختم ہوتی ہے۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 36 آیات کا مفہوم گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ اس حصے کے اصول آیات (41، 45 تا 46، 53، 58، 60 تا 61) خاص طور پر دہرائے، کیونکہ سوالات میں سب سے زیادہ اہمیت انہی ضابطوں کو حاصل ہے۔

سوال نمبر 5: سورۃ التوبہ، آیات 90 تا 129 (20 نمبر)

سوال: سورۃ التوبہ کی آیت نمبر 90 تا 129 کا لفظی (عربی لفظ اور اس کا ترجمہ) و بامحاورہ ترجمہ تحریر کیجئے۔ (20)

تعارف

سورۃ التوبہ قرآن مجید کی نویں سورت ہے، مدنی ہے اور اس کی کل 129 آیات ہیں۔ یہ واحد سورت ہے جس کے آغاز میں بسم اللہ نہیں لکھی جاتی، کیونکہ اس کا آغاز مشرکین سے براءت کے اعلان سے ہوتا ہے۔ یہ سورت زیادہ تر غزوۂ تبوک کے پس منظر، منافقین کے رویوں کی نقاب کشائی، صدقات کی تقسیم، اہلِ کتاب و مشرکین سے تعلقات کے احکام اور توبہ کی قبولیت پر مشتمل ہے۔ زیرِ ترجمہ حصہ آیات 90 تا 129، یعنی کل 40 آیات ہے، اور یہ سورت کا آخری حصہ ہونے کے ساتھ ساتھ مشق نمبر 2 اور اس کورس کا بھی آخری سوال ہے۔ اس میں عذر پیش کر کے پیچھے رہ جانے والے اعرابیوں اور سچے معذوروں کا فرق، منافقین کی قسموں کا بھانڈا، دیہاتیوں کی مختلف قسمیں، سابقینِ اولین مہاجرین و انصار کی فضیلت، گناہ کا اعتراف کرنے والوں کی توبہ اور صدقے کا حکم، عمل کی نگرانی، مسجدِ ضرار کا واقعہ، اللہ کے ساتھ اہلِ ایمان کے "سودے" کا بیان، مشرک رشتہ داروں کے لیے استغفار کی ممانعت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے والد سے اظہارِ براءت، تین پیچھے رہ جانے والے صحابہ کی توبہ کی قبولیت، صدق کی تلقین، جہاد سے پہلے دین کی سمجھ حاصل کرنے والے گروہ کی اہمیت، اور آخر میں نبی کریم ﷺ کی امت پر شفقت و حرص کا ذکر اور "حسبی اللہ" کے عظیم کلمے پر اختتام شامل ہے۔ ذیل میں اہم الفاظ کا لفظی ترجمہ اور مکمل بامحاورہ ترجمہ دیا جاتا ہے۔

اس حصے کا سیاق و ربط

اس سے پہلے کے حصوں میں تبوک کی تیاری، منافقین کی بہانہ سازیاں اور صدقات کے مصارف کا ذکر تھا۔ یہ آخری حصہ اسی ماحول میں مختلف طبقات کا الگ الگ جائزہ لیتا ہے تاکہ ہر گروہ کا حکم اس کی حقیقی حالت کے مطابق واضح ہو جائے: جھوٹے عذر والے، سچے معذور، اعتراف کرنے والے، توبہ کے منتظر، سازشی مسجد بنانے والے اور نبی ﷺ

کے ساتھ اخلاص رکھنے والے مخلصین۔ اس تفصیل سے یہ اصول ملتا ہے کہ اسلامی قانون اندھا نہیں ہوتا؛ نیت، عذر اور عمل کی نوعیت فیصلہ بدل دیتی ہے۔ سورت کا اختتام نبی کریم ﷺ کی شفقت اور اللہ پر توکل پر ہوتا ہے، جو پوری سورت کی سختی کے بعد رحمت کا دروازہ کھلا رکھتا ہے۔

جدول 1: اہم عربی الفاظ کا لفظی ترجمہ (آیات 90 تا 129)

عربی لفظ	لفظی ترجمہ	عربی لفظ	لفظی ترجمہ
الْمُعَذِّرُونَ	عذر پیش کرنے والے	الْأَعْرَابِ	دیہاتی، بدوی
نَصَحُوا	انہوں نے خیر خواہی کی	السّٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ	سب سے پہلے آگے بڑھنے والے
خَلَطُوا	انہوں نے ملا لیا (نیک و بد)	صَلٰوتَكَ سَكَنٌ	آپ کی دعا ان کے لیے سکون ہے
مُرْجَوْنَ	موخر کیے ہوئے، فیصلے کے منتظر	ضِرَارًا	نقصان پہنچانے کے لیے (مسجدِ ضرار)
أُسِّسَ	بنیاد رکھی گئی	اشْتَرٰى	خرید لیا (اللہ نے مومنوں سے جان و مال)
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ	تم پر بہت حریص / فکرمند	حَسْبِيَ اللّٰهُ	مجھے اللہ کافی ہے
ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ	زمین ان پر تنگ ہو گئی	التّٰئِبُونَ الْعَابِدُونَ	توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے

بامحاورہ ترجمہ: آیات 90 تا 99

اور دیہاتیوں میں سے عذر پیش کرنے والے آئے تاکہ انہیں اجازت دی جائے، اور وہ لوگ بیٹھ رہے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولا تھا؛ عنقریب ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ (90) کمزوروں پر کوئی گناہ نہیں، نہ بیماروں پر، اور نہ ان لوگوں پر جو خرچ کرنے کو کچھ نہیں پاتے، جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے

لیے خیر خواہی کریں؛ نیکی کرنے والوں پر کوئی الزام کی راہ نہیں؛ اور اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(91) اور نہ ان لوگوں پر (کوئی گناہ ہے) کہ جب وہ آپ کے پاس آئے تاکہ آپ انہیں سواری دیں، آپ نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں؛ تو وہ لوٹ گئے اور ان کی آنکھیں غم سے آنسو بہا رہی تھیں کہ وہ خرچ کرنے کو کچھ نہیں پاتے۔(92) الزام تو صرف ان لوگوں پر ہے جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں حالانکہ وہ مالدار ہیں؛ وہ اس پر راضی ہوئے کہ پیچھے رہ جانے والیوں کے ساتھ رہیں؛ اور اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے، پس وہ نہیں جانتے۔(93) جب تم ان کی طرف لوٹو گے تو وہ تمہارے سامنے عذر پیش کریں گے؛ کہہ دیجیے: عذر پیش نہ کرو، ہم تمہاری ہرگز تصدیق نہیں کریں گے، اللہ نے ہمیں تمہاری خبریں بتا دی ہیں؛ اور عنقریب اللہ اور اس کا رسول تمہارے عمل کو دیکھیں گے، پھر تم غیب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، تو وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔(94) جب تم ان کی طرف لوٹو گے تو وہ تمہارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو؛ تو تم ان سے منہ موڑ لو؛ بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے تھے۔(95) وہ تمہارے لیے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ؛ تو اگر تم ان سے راضی بھی ہو جاؤ تو بے شک اللہ فاسق قوم سے راضی نہیں ہوتا۔(96) دیہاتی کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں اور اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ وہ اللہ کی اتاری ہوئی حدود کو نہ جانیں؛ اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔(97) اور دیہاتیوں میں سے کچھ وہ ہیں جو (اللہ کی راہ میں) خرچ کو تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر زمانے کی گردشوں کا انتظار کرتے ہیں؛ انہی پر بری گردش ہو؛ اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(98) اور دیہاتیوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے اللہ کے قرب اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں؛ خبردار! بے شک وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے؛ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا؛ بے شک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(99)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 100 تا 110

اور مہاجرین و انصار میں سے سب سے پہلے آگے بڑھنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے اچھے طریقے سے ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے؛ یہ بڑی کامیابی ہے۔(100) اور تمہارے اردگرد دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور مدینہ والوں میں سے بھی کچھ نفاق پر جمے ہوئے ہیں؛ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں؛ ہم انہیں دوبار عذاب دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف

لوٹائے جائیں گے۔(101) اور کچھ دوسرے ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا؛ انہوں نے نیک عمل اور دوسرا برا عمل ملا لیا تھا؛ امید ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول کر لے؛ بے شک اللہ بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(102) ان کے مالوں میں سے صدقہ لیجیے، اس سے آپ انہیں پاک کریں گے اور ان کا تزکیہ کریں گے، اور ان کے لیے دعا کیجیے؛ بے شک آپ کی دعا ان کے لیے سکون ہے؛ اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔(103) کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں سے توبہ قبول کرتا ہے اور صدقات لیتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے؟(104) اور کہہ دیجیے: عمل کرو، تو عنقریب اللہ تمہارا عمل دیکھے گا اور اس کا رسول اور مومن بھی؛ اور تم غیب و حاضر کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہ تمہیں بتائے گا جو تم کرتے تھے۔(105) اور کچھ دوسرے ہیں جو اللہ کے حکم کے لیے موخر رکھے گئے ہیں: یا وہ انہیں عذاب دے گا یا ان کی توبہ قبول کرے گا؛ اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔(106) اور جن لوگوں نے ایک مسجد نقصان پہنچانے، کفر پھیلانے، مومنوں میں تفرقہ ڈالنے اور اس شخص کے لیے گھات لگانے کی جگہ کے طور پر بنائی جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کر چکا ہے، وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا؛ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک وہ جھوٹے ہیں۔(107) آپ اس میں کبھی کھڑے نہ ہوں: وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے اس بات کی زیادہ حق دار ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں؛ اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں؛ اور اللہ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔(108) کیا وہ شخص بہتر ہے جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ کے خوف اور اس کی رضا پر رکھی، یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایک گرنے والے گڑھے کے کنارے پر رکھی تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے؟ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔(109) جو عمارت انہوں نے بنائی وہ ہمیشہ ان کے دلوں میں شک کا باعث بنی رہے گی یہاں تک کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں؛ اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔(110)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 111 تا 118

بے شک اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس کے بدلے خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت ہے؛ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پس مارتے ہیں اور مارے جاتے ہیں؛ یہ اس پر ایک سچا وعدہ ہے تورات، انجیل اور قرآن میں؛ اور اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنی اس بیع (سودے) پر خوش ہو جاؤ جو تم نے کی ہے؛ اور یہی بڑی کامیابی ہے۔(111) (وہ) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے (یا اللہ کی راہ میں سفر کرنے والے)، رکوع کرنے والے،

سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں؛ اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے۔(112) نبی اور ایمان والوں کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہوں، اس کے بعد کہ ان کے لیے واضح ہو جائے کہ وہ جہنمی ہیں۔(113) اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے بخشش مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اس سے کر لیا تھا؛ پھر جب اس کے لیے واضح ہو گیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا؛ بے شک ابراہیم بہت آہیں بھرنے والا، بردبار تھا۔(114) اور اللہ ایسا نہیں کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے یہاں تک کہ ان کے لیے واضح نہ کر دے کہ انہیں کس چیز سے بچنا ہے؛ بے شک اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔(115) بے شک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے؛ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے؛ اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی کارساز ہے اور نہ مددگار۔(116) بے شک اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار کی توبہ قبول کر لی جنہوں نے تنگی کے وقت میں ان کی پیروی کی تھی، اس کے بعد کہ ان میں سے ایک گروہ کے دلوں کے پھسل جانے کے قریب ہو گیا تھا، پھر اس نے ان کی توبہ قبول کی؛ بے شک وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(117) اور ان تینوں کی بھی (توبہ قبول کی) جو پیچھے چھوڑ دیے گئے تھے، یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہو گئی اور ان کی جانیں بھی ان پر تنگ ہو گئیں اور انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کے سوا کوئی پناہ نہیں مگر اسی کی طرف، پھر اس نے ان کی توبہ قبول کی تاکہ وہ توبہ کرتے رہیں؛ بے شک اللہ ہی بہت توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(118)

بامحاورہ ترجمہ: آیات 119 تا 129

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔(119) مدینہ والوں اور ان کے اردگرد کے دیہاتیوں کے لیے مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہ جائیں اور اپنی جانوں کو ان کی جان سے زیادہ عزیز سمجھیں؛ یہ اس وجہ سے کہ انہیں اللہ کی راہ میں جو پیاس، تھکن اور بھوک پہنچتی ہے، اور جو قدم وہ اٹھاتے ہیں جس سے کافر غصے میں آئیں، اور جو (فتح) وہ دشمن سے حاصل کرتے ہیں، اس کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے؛ بے شک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔(120) اور جو چھوٹا یا بڑا خرچ وہ کرتے ہیں اور جو وادی وہ پار کرتے ہیں، وہ ان کے لیے لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے اس عمل کی بہترین جزا دے جو وہ کرتے تھے۔(121) اور مومنوں کے لیے مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں؛ تو ہر بڑے گروہ میں سے ایک چھوٹا گروہ کیوں نہ نکلتا کہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں اور اپنے لوگوں کو

ڈرائیں جب وہ ان کی طرف لوٹیں، تاکہ وہ بچیں؟(122) اے ایمان والو! ان کافروں سے لڑو جو تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں؛ اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔(123) اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو ان میں سے بعض کہتے ہیں: اس نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا؟ تو جو لوگ ایمان لائے، اس نے ان کے ایمان میں اضافہ کیا اور وہ خوش ہوتے ہیں۔(124) اور جن کے دلوں میں بیماری ہے، اس نے ان کی ناپاکی میں مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ کافر تھے۔(125) کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائے جاتے ہیں، پھر بھی نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت پکڑتے ہیں؟(126) اور جب کوئی سورت اتاری جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہیں: کیا کوئی تمہیں دیکھ رہا ہے؟ پھر وہ پھر جاتے ہیں؛ اللہ نے ان کے دل پھیر دیے ہیں اس وجہ سے کہ وہ ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں۔(127) بے شک تمہارے پاس تم ہی میں سے ایک رسول آیا ہے؛ اس پر وہ بات گراں گزرتی ہے جس میں تم تکلیف میں پڑو؛ وہ تم پر (تمہاری بھلائی کا) بہت حریص ہے، مومنوں پر بہت شفقت کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔(128) پھر اگر وہ منہ موڑیں تو کہہ دیجیے: مجھے اللہ کافی ہے؛ اس کے سوا کوئی معبود نہیں؛ اسی پر میں نے بھروسا کیا اور وہ عرشِ عظیم کا رب ہے۔(129)

اہم نکات اور اسباق

اس حصے کے نمایاں اسباق یہ ہیں۔ پہلا: عذر کی سچائی فیصلہ کرتی ہے — سچے معذوروں (کمزور، بیمار، بے سروسامان) پر کوئی گناہ نہیں، جبکہ مالدار بہانہ سازوں پر پوری گرفت ہے؛ ہر کیس کا فیصلہ اس کی اصل حالت دیکھ کر ہوتا ہے، اور جدید زندگی میں ان تاریخی احکام کے اطلاق کا فیصلہ اہلِ علم کا کام ہے، یہاں صرف نصابی مفہوم بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا: صدق و اعتراف توبہ کا دروازہ ہے: جنہوں نے گناہ کا اعتراف کیا، ان کے لیے صدقہ اور دعا سے تزکیے کی راہ کھولی گئی، اور پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ کا واقعہ (جس میں اہلِ تفسیر حضرت کعب بن مالک اور ان کے دو ساتھیوں کا نام لیتے ہیں) بتاتا ہے کہ اجتماعی دباؤ اور زمین کی تنگی کے بعد بھی سچائی آخر میں نجات دلاتی ہے۔ تیسرا: اعمال کی بنیاد نیت ہے — تقویٰ پر بنی مسجد اور نقصان کے لیے بنی مسجد کی مثال ہر ادارے اور عمل پر لاگو ہوتی ہے۔ چوتھا: علم حاصل کرنے والے گروہ کی اہمیت (آیت 122) بتاتی ہے کہ دین کی سمجھ اور اس کی تبلیغ خود ایک بڑی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ پانچواں: سورت و کورس کا اختتام نبی ﷺ کی شفقت اور توکل کے کلمے پر ہوتا ہے، جو طالب علم کو اس پوری مشق کا آخری سبق دیتا ہے: علم کے بعد عمل، اور عمل کے بعد اللہ پر بھروسا۔

خاتمہ

خلاصہ یہ ہے کہ آیات 90 تا 129 منافقین کی نقاب کشائی کے ساتھ ساتھ توبہ، صدق، صدقہ، نیت کی اخلاص اور نبی ﷺ کی شفقت جیسے مثبت مضامین پر سورۃ التوبہ — اور اس کے ساتھ یہ کورس — مکمل کرتی ہیں۔ لفظی جدول نے مشکل الفاظ کھولے اور بامحاورہ ترجمے نے تمام 40 آیات کا مفہوم گروہ وار پیش کیا۔ طالب علم کے لیے آخری دو آیات (128 تا 129) کا خاص مطالعہ بہت مفید ہو گا، کیونکہ یہ پورے [illegible] کا پر سکون اور پُر امید اختتام ہیں، اور اس کے بعد وہ پوری مشق کو اپنے الفاظ میں تحریر کرنے کی حتمی مشق کرے۔

AIOU LIBRARY
aioulibrary.com